خطبہ جمعہ

خدا میں اور بندے میں وہ چیز جو بہت جلد جدائی ڈالتی ہے وہ شوخی اور خود بینی اور متکبری ہے

تکبر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار ☆ ملے جو خاک سے اس کو ملے یار

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت کبر و کبریائی کے مضمون کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳؍ مئی ۲۰۰۲ء بمطابق ۳؍ ہجرت ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

گزشتہ خطبہ میں خدا تعالیٰ کی صفات کبر، کبریائی، تکبر اور کبیر کا مضمون چل رہا تھا۔ آج کے خطبہ میں بھی انشاء اللہ یہی مضمون جاری رہے گا اور بعید نہیں کہ اگلے خطبہ میں بھی اس کا مضمون اور بچ جائے تو بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مَیں شروع کرتا ہوں۔

ان صفات کے جو معانی امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کئے ہیں اُن کا تو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ آج منجد اور لسان العرب کے حوالہ سے ان صفات کے معانی بیان کئے جائیں گے۔ چنانچہ المنجد میں تَكَبَّرَ کا مطلب یہ لکھا ہے کہ وہ صاحبِ کبریاء ہوا۔ اور تَكَبَّرَ الرَّجُلُ کا معنی ہے: اس نے مرتبہ یا عمر میں اپنے آپ کو بڑا کر کے پیش کیا۔

لسان العرب میں التکبّر اور الاستکبار کے یہ معنی بیان کئے گئے ہیں: اَلتَّعَظُّم یعنی عظمت اور بڑائی کا اظہار کرنا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الحَقّ﴾ اس میں یَتَکبّرون کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ لوگ اپنے آپ کو تمام مخلوقات سے افضل گردانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کو وہ حقوق حاصل ہیں جو ان کے سوا اَور کسی کو نہیں ہیں اور یہ صفت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی استعمال ہوئی ہے۔ کیونکہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہی کامل قدرت اور فضیلتِ مطلق حاصل ہے جو کہ کسی اَور کو حاصل نہیں اور وہی ذات ہے جسے کِبریاء کہا جا سکتا ہے جبکہ دوسرے کسی کو یہ زیبا نہیں کیونکہ حقوق کے لحاظ سے تمام لوگ برابر ہیں۔ پس اس لحاظ سے کسی کو کوئی ایسی فضیلت نہیں جو دوسرے میں موجود نہ ہو۔ (لسان العرب)

اس ذکر کے بعد اب وہ آیات کریمہ اور احادیث پیش کی جائیں گی جن میں انسانوں کے تکبر اور بڑے پن کا ذکر کر کے اس کی سخت مذمت فرمائی گئی ہے۔

پہلی آیت ہے سورۃ النساء کی آیت ۱۷۳: ﴿لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِلّٰهِ وَلَاالْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ . وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا﴾ (النساء: ۱۷۳)

مسیح تو ہرگز ناپسند نہیں کرتا کہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ ہی مقرب فرشتے۔ اور جو بھی اس کی عبادت کو ناپسند کرے اور تکبّر سے کام لے ان سب کو وہ اپنی طرف ضرور اکٹھا کر کے لے آئے گا۔

﴿قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ . قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ . خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ. قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَفِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾ (سورۃ الاعراف: ۱۳۔۱۴)

ترجمہ اس کا یہ ہے: اس نے کہا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ کرے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے تو آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے گیلی مٹی سے پیدا کیا۔ اس نے کہا پس تو اس سے نکل جا۔ تجھے توفیق نہ ہوگی کہ تُو اس میں تکبّر کرے۔ پس نکل جا یقیناً تُو ذلیل لوگوں میں سے ہے۔

اب ہے سورۃ النحل کی آیت ۲۴: ﴿لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ. اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ﴾۔ کوئی شک نہیں کہ اللہ یقیناً جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ استکبار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اب سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۳۸ ہے: ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا. اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا﴾۔ اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔ تُو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

سورۃ القصص کی آیت ۸۴: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَايُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَافَسَادًا. وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾۔ یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں نہ (اپنی) بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد۔ اور انجام تو متّقیوں ہی کا ہے۔

﴿وَقَالَ مُوْسٰى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ﴾ (سورۃ الغافر: ۲۸)۔ اور موسیٰ نے کہا یقیناً میں اپنے ربّ اور تمہارے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے متکبر سے جو حساب کتاب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔

پھر سورۃ المومن کی آیت ۶۱ ہے: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ . اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾۔ اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنّم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دعا ہی اصل عبادت ہے۔

پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: وَ قال ربّكم ادْعُونی أستجِب لكُمْ اِنّ الّذين يستكبرون عن عبادتی سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ داخِرِين یعنی اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے

پکارو، مَیں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں، ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔(سنن الترمذی۔ کتاب الدعوات)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا وہ آگ میں داخل نہ ہو گا۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب المقدمۃ)

رائی کا بیج ایک چھوٹا سا بیج ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رائی کے برابر ایمان ہو تو کافی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیج کو بڑھا دے گا۔ اگر دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہو گا تو بڑھتے بڑھتے پھر وہ پورا چھا جائے گا جس طرح رائی سے درخت اُگ کر سب کچھ ڈھانپ لیا کرتا ہے۔ اس لئے رائی کے برابر ایمان رکھنے پر فخر نہیں ہونا چاہئے۔ رائی کے برابر ایمان جو ہے وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا سوائے اس کے کہ جس طرح مَیں نے بیان کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اس کا درخت اُگ جائے اور پھیل جائے اور سب کمزوریوں کو ڈھانپ لے۔

حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: کیا مَیں تمہیں اہلِ نار کے بارہ میں نہ بتاؤں؟۔(پھر فرمایا:) ہر سخت دل، بدخُو، نیکی سے روکنے والا اور متکبّر (دوزخی ہے)۔

(صحیح بخاری۔ کتاب تفسیر القرآن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: منافقوں کی ایسی نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ان کا سلام لعنت ہے اور ان کا کھانا غصب کئے ہوئے مال ہیں۔ ان کی غنیمت چوری چکاری کے اموال ہیں۔ وہ مسجدوں میں بے دلی اور بے رغبتی سے آتے ہیں اور تکبر کی بناء پر نماز کے لئے اس وقت پہنچتے ہیں جب وہ ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ نہ وہ کسی کے ساتھ اُلفت کا تعلق رکھتے ہیں نہ اُن سے کوئی اُلفت کا تعلق رکھتا ہے۔ رات کے وقت اس طرح گہری نیند سوتے ہیں جیسے کوئی بے حس و حرکت لکڑی پڑی ہو۔ اور دن کو شور و غوغا کرتے ہیں۔(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:.........جب اللہ تعالیٰ کے نبی نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا:.........مَیں تمہیں شرک اور کبر سے منع کرتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں کہ اس پر مَیں نے یا کسی اور نے عرض کیا کہ شرک کا تو ہمیں پتہ ہے لیکن یہ کبر کیا ہے؟ پھر سوال کرنے والے نے عرض کیا کہ کیا اگر ہم میں سے کسی کے جوتے خوبصورت ہوں اور اُس کے تسمے خوبصورت ہوں (تو یہ کبر ہے؟)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

اُس نے عرض کیا: تو کیا اگر ہم میں سے کوئی خوبصورت لباس پہنتا ہو (تو یہ کبر ہے؟)۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ اُس نے پھر عرض کیا: کیا اگر ہم میں سے کسی کے پاس سواری ہو جس پر وہ سوار ہوتا ہو (تو یہ کبر ہے؟) آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ اُس نے پھر عرض کیا: کیا یہ کبر ہے کہ اگر ہم میں سے کسی کے دوست احباب ہوں جو اُس کے پاس اُٹھتے بیٹھتے ہوں (تو کیا یہ کبر ہے؟)۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! تو پھر کبر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: حق کو نہ پہچاننا اور لوگوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (ایک بار) جنت اور دوزخ کے مابین بحث ہو گئی۔ دوزخ کہنے لگی کہ میرے اندر بڑے بڑے جبار اور متکبر ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین طبع لوگ ہوں گے۔ اس پر (اللہ تعالیٰ نے) دونوں کے درمیان فیصلہ فرمایا (اور جنت سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے جنت! تُو میری رحمت کی علامت ہے۔ تیرے ذریعے مَیں جس پر چاہوں، رحم کروں گا۔ (اور دوزخ سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے دوزخ! تُو میرے عذاب کی علامت ہے۔ تیرے ذریعے مَیں جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا۔ اور تم دونوں کا بھرنا میرے ذمہ ہے۔(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک انسان تکبر کا اظہار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جبّاروں میں لکھ لیا جاتا ہے۔ پھر اسے وہی سزا ملتی ہے جو ان (جبّاروں) کو ملتی ہے۔(ترمذی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پہلا نافرمان جس کی تاریخ ہمیں معلوم ہے ابلیس ہے۔ وہ کیوں نافرمان بن گیا؟ اس کی خبر بھی قرآن شریف نے بتلائی ہے کہ اس نے اباء اور استکبار کیا یعنی اس میں انکار اور تکبر تھا جس کی وجہ سے وہ اَسْلِمْ کی تعمیل نہ کر سکا۔ اس وقت بھی بہت لوگ ہیں کہ اس اباء اور استکبار کی وجہ سے اَسْلِمْ کی تعمیل سے محروم ہیں۔ کسی کو عقل پر تکبر ہے، کسی کو علم پر، کسی کو اپنے بزرگوں پر جو کہ ان کے نقصان کا باعث ہو رہا ہے اور جب کبھی خدا کے مامور آتے رہے ہیں یہی اباء اور استکبار ان کی محرومی کا ذریعہ ہوتے رہے ہیں۔ انسان جب ایک دفعہ منہ سے "نہ" کر بیٹھتا ہے تو پھر اسے دوبارہ ماننا مشکل ہو جاتا ہے اور لوگوں سے شرم کی وجہ سے وہ اپنی ہٹ پر قائم رہنا پسند کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ پھر کھلم کھلا انکار اور آخر کار وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ کا مصداق بننا پڑتا ہے۔...... یہ ایک خطرناک مرض ہے کہ بعض لوگ مامورین کے انذار اور عدم انذار کی پروا نہیں کرتے۔ ان کو اپنے علم پر ناز اور تکبر ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ کتاب الٰہی ہمارے پاس بھی موجود ہے۔ ہم کو بھی نیکی بدی کا علم ہے۔ یہ کونسی نئی بات بتانے آیا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاویں۔......غرض محرومی کا سب سے پہلا اور بڑا ذریعہ اباء (انکار) ہے اور پھر تکبر ہے۔......اس لئے ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ نفس اور شیطان کے اس دھوکا سے ہمیشہ بچیں۔ اپنی کسی بات پر تکبر نہ ہو۔ کیونکہ وہی تکبر پھر کسی اور رنگ و صورت میں انکار کا باعث ہو جاوے گا۔ یہ بہر حال زہر ہے۔ اس سے مطمئن ہو رہنا عقلمندی نہیں ہے۔

(خطبات نور۔ صفحہ ۱۸۳۔۱۸۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ بڑے بڑے دعوے کیا کرتے ہیں کہ ہم یوں کریں گے، ؤوں کریں (گے)۔ اور اپنی جواں مردی اور بہادری کی ڈینگ مارا کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ ایسے متکبر کبھی اپنے دعووں کو پورا اور ثابت کر کے نہیں دکھلایا کرتے۔ اور نہ دکھلا سکتے ہیں۔ بدی کو چھوڑنا اور نیکی کو کرنا نہ صرف انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوا کرتا۔ بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے نہ انسان برائیوں اور فضولیوں کو چھوڑ سکتا ہے اور نہ کوئی بہادری کا کام کر سکتا ہے بدوں حکمِ الٰہی ...... دعوے کرنے والے اکثر ناکام رہتے ہیں۔ مَیں نے ایک جنگی افسر سے پوچھا کہ آپ کے لشکر میں بہادر اور بُزدل کی کیا نشانی ہوا کرتی ہے۔ اُس نے کہا کہ میرا تجربہ ہے کہ جو سپاہی اکثر مونچھوں پر تاؤ دیتے رہتے ہیں وہ عموماً میدانِ جنگ میں بُزدلی ظاہر کرتے ہیں اور جو سیدھے سادھے ہیں وہ لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کرتے ہیں۔

غرض خوب سمجھ رکھو کہ جو لوگ بلاوجہ تکبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو عمل کی توفیق نہیں دیا کرتا۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی بات کا بیان کیا ہے کہ بعض لوگ اس قدر جلد باز تھے کہ ان کو کُفُّوْٓا اَیْدِیَکُمْ کہنا پڑا لیکن جب ان کو لڑنے کا حکم دیا گیا تو کہنے لگے لَوْ لَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ۔ اس قسم کی لاف زنی وغیرہ کی غلطیاں انسان میں جو ہوتی ہیں ان کا علاج اور نیز ہر ایک مرض کا علاج، کثرت سے اِستغفار اور لاحول پڑھنا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے کہ وہ سابقہ گناہوں کے بدنتائج سے محفوظ رکھے اور آئندہ بدی کے ارتکاب سے حفاظت بخشے۔"

(حقائق الفرقان۔ جلد۲۔ صفحہ ۳۶،۳۵)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اَور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رُسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی مواحد ہونے کا دَم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا، جب اُس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اُس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔"

(روحانی خزائن۔ جلد پنجم۔ صفحہ ۵۹۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو، خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔" (روحانی خزائن۔ جلد ۲۰۔ صفحہ ۶۳)

تکبر کی اَقسام بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:-

"بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ، غضب، کینہ، جوش، ریا، تکبر، حسد وغیرہ۔ یہ سب بداخلاقیاں انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے، شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخلقی ہی تھی جیسے لکھا ہے: ﴿اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ﴾ (البقرۃ:۳۵) اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ وہ مردودِ خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور یہ تکبر کئی طرح پر ہوتا ہے۔ کبھی دولت کے سبب سے، کبھی علم کے سبب سے، کبھی حسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے۔ غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ ۳۱۰۔ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:-

"تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عُضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔

صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاقِ رذیلہ کے بہت سے جن ہیں اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے۔

بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے۔ اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے۔ بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے۔ دولتمند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے۔ ایک عورت سیّدانی تھی۔ اسے پیاس لگی۔ وہ دوسرے کے گھر میں جا کر

کہنے لگی کہ ”امّتی تُو پانی تو پلا مگر پیالہ کو دھولینا کیونکہ تم امّتی ہو اور مَیں سیدانی اور آلِ رسول ہوں“۔

”بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کردیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سب سے بچنا چاہئے۔(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۶۱۳۔۶۱۴ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”میری رائے میں فلسفیوں سے بڑھ کر اَور کسی قوم کی دلی حالت خراب نہ ہوگی۔ خدا میں اور بندے میں وہ چیز جو بہت جلد جدائی ڈالتی ہے وہ شوخی اور خودبینی اور متکبری ہے سو وہ اِس قوم کے اُصول کو ایسی لازم پڑی ہوئی ہے کہ گویا اِنہیں کے حصے میں آگئی ہے۔ یہ لوگ خدائے تعالیٰ کی قدرتوں پر حاکمانہ قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور جس کے منہ سے اِس کے برخلاف کچھ سنتے ہیں اس کو نہایت تحقیر اور تذلیل کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔“(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن۔ جلد دوم۔ صفحہ ۵۵)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:۔

”خدا تعالیٰ تو ایک پاک تبدیلی کو چاہتا ہے۔ بعض اوقات انسان کو تکبرِ نسب بھی نیکیوں سے محروم کردیتا ہے اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ مَیں اسی سے نجات پالوں گا جو بالکل خیالِ خام ہے۔ کبیر کہتا ہے کہ اچھا ہوا ہم نے چماروں کے گھر جنم لیا۔ کبیر! اچھا ہوا ہم نیچے بھلے سب کو کریں سلام۔ خدا تعالیٰ وفاداری اور صدق سے پیار کرتا ہے اور اعمالِ صالحہ کو چاہتا ہے۔ لاف و گزاف اُسے راضی نہیں کرسکتے۔“

(ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ ۲۰۴۔۲۰۵ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

”جو لوگ خدا کے ہو جاتے ہیں اور واقعی اپنا وجود اور ذرّہ ذرّہ اپنے جسم کا خدا کی طرف سے سمجھتے ہیں، اُن کو خدا اَور بھی نعمت دیتا ہے اور جو لوگ اپنی رُوح اور اپنے جسم کا ذرّہ ذرّہ خدا کی طرف سے نہیں جانتے ان میں تکبر ہوتا ہے۔ اور وہ دراصل خدا کے گہرے احسان اور اس کی کامل پرورش سے منکر ہوتے ہیں۔“(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۹۔ صفحہ ۳۸۹)

آخر پر تتمہ حقیقۃ الوحی میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اشعار پیش کرتا ہوں۔ ؎

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار — ملے جو خاک سے اس کو ملے یار
عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ — کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہردم نظر ہے — مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے